حکمتِ مودودیؒ

فتنے کی جڑ

دنیا میں فتنے کی اصل جڑ اور فساد کا اصلی سرچشمہ انسان پر انسان کی خدائی ہے' خواہ بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ۔ اسی سے خرابی کی ابتدا ہوئی اور اسی سے آج بھی بس [فساد] کے زہریلے چشمے پھوٹ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو خیر انسان کی فطرت کے سارے راز ہی جانتا ہے' مگر اب تو ہزارہا برس کے تجربے سے خود ہم پر بھی یہ حقیقت پوری طرح منکشف ہو چکی ہے کہ انسان کسی نہ کسی کو الٰہ اور رب مانے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ گویا کہ اس کی زندگی محال ہے اگر کوئی اس کا الٰہ اور رب نہ ہو۔ اگر اللہ کو نہ مانے گا تب بھی اسے الٰہ اور رب سے چھٹکارا نہیں ہے بلکہ اس صورت میں بہت سے الٰہ اور ارباب اس کی گردن پر مسلط ہو جائیں گے۔ آج بھی آپ جدھر نگاہ ڈالیں گے یہی نظر آئے گا کہ کہیں ایک قوم دوسری قوم کی الٰہ ہے۔ کہیں ایک طبقہ دوسرے طبقوں کا الٰہ ہے۔ کہیں ایک پارٹی نے الٰہیت و ربوبیت کے مقام پر قبضہ کر رکھا ہے۔ کہیں قومی ریاست خدائی کے مقام پر براجمان ہے' اور کہیں کوئی ڈکٹیٹر مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِىْ [القصص ۲۸: ۳۸' "میں تو اپنے سوا تمھارے کسی خدا کو نہیں جانتا"] کی منادی کر رہا ہے۔ انسان کسی ایک جگہ بھی الٰہ کے بغیر نہ رہا۔

پھر انسان پر انسان کی خدائی قائم ہونے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ وہی جو ایک کم ظرف آدمی کو پولیس کمشنر بنا دینے یا ایک جاہل کو وزیراعظم بنا دینے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اول تو خدائی کا نشہ ہی کچھ ایسا ہے کہ آدمی اس شراب کو پی کر کبھی اپنے قابو میں نہیں رہ سکتا' اور بالفرض اگر وہ قابو میں رہ بھی جائے تو خدائی کے فرائض انجام دینے کے لیے جس علم کی ضرورت ہے اور جس بے لوثی و بے غرضی اور بے نیازی کی حاجت ہے وہ انسان کہاں سے لائے گا؟ یہی وجہ ہے کہ جہاں جہاں انسانوں پر انسانوں کی الٰہیت و ربوبیت قائم ہوئی وہاں ظلم' طغیان' ناجائز انتفاع' بے اعتدالی اور ناہمواری نے کسی نہ کسی صورت سے راہ پا ہی لی۔ انسانی روح اپنی فطری آزادی سے محروم ہو کر ہی رہی۔ انسان کے دل و دماغ پر' اس کی پیدائشی قوتوں اور صلاحیتوں پر ایسی بندشیں عائد ہو کر ہی رہیں جنھوں نے انسانی شخصیت کے نشو و ارتقا کو روک دیا۔ کس قدر سچ فرمایا اس صادق و مصدوق علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نے:

قال اللہ عزوجل انی خلقت عبادی حنفاء فجاء تھم الشیطین فاجتالتھم من دینھم وحرمت

علیہم ما احللت لہم (حدیث قدسی)

اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو صحیح فطرت پر پیدا کیا تھا۔ پھر شیطانوں نے ان کو آن گھیرا' انھیں فطرت کی راہ راست سے بھٹکا لے گئے اور جو کچھ میں نے ان کے لیے حلال کیا تھا' ان شیطانوں نے ان کو اس سے محروم کر کے رکھ دیا۔

یہی وہ چیز ہے جو انسان کے سارے مصائب' اس کی ساری تباہیوں' اس کی تمام محرومیوں کی اصل جڑ ہے۔ یہی اس کی ترقی میں اصل رکاوٹ ہے۔ یہی وہ روگ ہے جو اس کے اخلاق اور اس کی روحانیت کو' اس کی علمی و فکری قوتوں کو' اس کے تمدن اور اس کی معاشرت کو' اس کی سیاست اور اس کی معیشت کو' اور قصہ مختصر اس کی انسانیت کو تپ دق کی طرح کھا گیا ہے۔ قدیم ترین زمانے سے کھا رہا ہے اور آج تک کھائے چلا جاتا ہے۔ اس روگ کا علاج بجز اس کے کچھ ہے ہی نہیں کہ انسان سارے ارباب اور تمام الھوں کا انکار کر کے صرف اللہ کو اپنا الٰہ اور صرف رب العالمین کو اپنا رب قرار دے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا راستہ اس کی نجات کے لیے نہیں ہے کیونکہ ملحد اور دہریہ بن کر بھی تو وہ الھوں اور ارباب سے چھٹکارا نہیں پا سکتا (اسلامی ریاست' ص ۱۲۱۔ ۱۲۳)۔

سیرت نگاری کا نیا اسلوب
محسن انسانیت ﷺ
از قلم نعیم صدیقی
نیا ایڈیشن، نئی آب و تاب کے ساتھ
اعلیٰ طباعتی معیار
خوبصورت جلد
رنگین سرورق
۲۸ واں ایڈیشن
رمضان شریف کی آمد کے ساتھ ساتھ ایڈیشن کی آمد

یہ کتاب سیرت اس نقطہ نظر سے لکھی گئی ہے کہ مؤلف نے چاہا کہ اس کتاب کا قاری حضورؐ کی تحریک فلاح کا ساحل سے نظارہ کرنے کے بجائے خود حضورؐ کے ساتھ شامل ہو کر کم سے کم ذہنی طور پر طوفانی جدوجہد میں شریک ہو جائے۔ اسی غرض سے کتاب کا نام، عنوانات، زبان، انداز بیان اور نئی اصطلاحات سے کام لیا گیا ہے۔

ہدیہ: ۲۵۰/- روپے

براہ راست منگوانے پر ڈاک خرچ فری

الفیصل ناشران و تاجران کتب اردو بازار لاہور